باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمی شکیل احمد فلاں سے
سالوں نے پسٹل، چاقو وغیرہ کے ذریعے زبردستی پکڑ کر طلاق نامہ پر انگوٹھا لگوایا، جبکہ
میں نے زبانی طور پر کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالا۔ میں بہت پریشان ہوں اب
درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں دیں۔

(1) سالوں نے زبردستی دستخط اور انگوٹھا لگوایا جبکہ زبان سے کوئی اقرار نہیں کروایا گیا ایسی
صورت میں ہم دونوں کا ایک ساتھ رہنا ٹھیک ہے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(2) میری ڈیڑھ سال کی بچی ہے اسکی شکل تک نہیں دکھا رہے ہیں کیا
ان کے لیے ایسا کرنا جائز ہے؟

3- جبکہ میری بچی کے خرچ کے لیے مجھ ہی سے رابطہ کرنا چاہیے بچی کے اخراجات کس
کے ذمہ ہے؟

دار الافتاء

شکیل احمد

پتہ: مکان نمبر ... سیکٹر ... حاجی ... لانڈھی ... کراچی
03[illegible]53453707

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ صورتِ مسؤلہ میں اگر واقعۃً آپ کو یہ خطرہ تھا کہ طلاق نامہ پر دستخط یا انگوٹھا نہ لگانے کی صورت میں وہ آپ کو جان سے مار دیں گے یا شدید نقصان پہنچائیں گے، نیز آپ نے زبان سے طلاق کے الفاظ نہیں بولے تھے تو محض دستخط یا انگوٹھا لگانے سے آپ کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی، آپ دونوں کا نکاح بدستور قائم ہے، لہٰذا ان پر شرعاً لازم ہے کہ آپ کی بیوی کو واپس آپ کے گھر بھیج دیں، ورنہ سخت گنہگار ہوں گے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (3 / 236)

فلو أكره على أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا، كذا في الخانية.

(۳،۲)۔۔۔ صورت مسئولہ میں ان کا آپ کو اپنی بچی سے ملنے سے روکنا شرعاً جائز نہیں، بلکہ ان پر لازم ہے کہ آپ کو اپنی بچی سے ملاقات کرنے کا موقع فراہم کریں، ورنہ صلہ رحمی نہ کرنے کی وجہ سے سخت گناہگار ہوں گے۔

اور اگر آپ کی بچی کی ملکیت میں اس کے نان ونفقہ کے بقدر مال نہ ہو تو اس کا نان ونفقہ شرعاً آپ کے ذمہ لازم ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 571)

الولد متى كان عند أحد الأبوين لا يمنع الآخر عن النظر إليه وعن تعهده. اهـ

الفتاوى الهندية (1/ 543)

الولد متى كان عند أحد الأبوين لا يمنع الآخر عن النظر إليه وعن تعاهده كذا في التتارخانية ناقلا عن الحاوي.

الهداية في شرح بداية المبتدي (2/ 292)

وفي جميع ما ذكرنا إنما تجب النفقة على الأب إذا لم يكن للصغير مال أما إذا كان فالأصل أن نفقة الإنسان في مال نفسه صغيرا كان أو كبيرا............ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴/محرم الحرام/۱۴۳۸ھ
۱۶/اکتوبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی عفی عنہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴/محرم الحرام/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر [illegible]
۱۴/۱/۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner